سوال

(126)وقت سے پہلے روزہ کھولنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برمنگھم سے ایک صاحب روزے سے متعلق درج ذیل سوالات دریافت کرتے ہیں

(الف)بعض لوگ روزہ رکھنے سے پہلے یہ الفاظ کہتے ہیں کہ وبصوم غد نویت۔ جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نیت کے لئے کوئی الفاظ مقرر نہیں اس کا تعلق دل سے ہے۔ صحیح مسئلہ کیا ہے؟

(ب)ایک شخص غلط فہمی کی وجہ سے روزہ وقت سے پہلے افطار کردیتا ہے۔ کیا اس کے لئے کفارہ ہے؟

(ج)ایک شخص بہت بوڑھا اور کمزور ہے روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن اتنا غریب ہے کہ فدیہ بھی نہیں دے سکتا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(د)ایک شخص رات کو بیوی کے ساتھ مباشرت کرتا اور پھر سحری کھا کر روزہ رکھ لیتا ہے' غسل نہیں کرتا اور نہ ہی فجر کی نماز پڑھتا ہے بلکہ اسی طرح سوجاتا ہے کیا اس کا روزہ ہوجائے گا۔

(ہ)کچھ لوگ رات کا کھانا کھا کر سوجاتے ہیں اور سحری کے وقت کھانے کے لئے نہیں اٹھتے' روزہ رکھ لیتے ہیں۔ کیا روزہ ہوجائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(الف)فرض روزے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے فجر سے پہلے نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہوگا لیکن نیت چونکہ دل کے ارادے کو کہتے ہیں اس لئے کوئی خاص الفاظ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ وبصوم غد نویت کے الفاظ بھی قرآن وحدیث یا سلف سے ثابت نہیں۔ اگر نیت کے لئے کوئی مخصوص الفاظ ہوتے تو جس طرح روزہ افطار کرنے کی دعائیں رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہیں اسی طرح روزہ رکھنے یا نیت کے وقت کے الفاظ بھی آپ سے ثابت ہوتے لیکن ایسی کوئی چیز ثابت نہیں۔

(ب)جس شخص نے غلطی سے روزہ افطار کردیا یعنی یہ سمجھ لیا کہ سورج غروب ہوگیا اور افطاری کا وقت ہوگیا تو اس نے کھا پی لیا۔ اس پر کفارہ تو نہیں ہوگا لیکن ایک روزہ دوبارہ رکھنا پڑے گا۔ اس لئے کہ اتموا الصیام الی اللیل (رات آنے تک روزہ پورا کرو) اس پر عمل نہیں ہوا۔ اس لئے ایک روزہ قضا کرے۔

(ج)جو شخص بوڑھا اور ضعیف ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور ساتھ ہی اتنا غریب ہے کہ فدیہ بھی نہیں دے سکت اس لئے روزے اور فدیے دونوں کی معافی ہے یعنی روزہ بھی

فرض نہیں اور کفارہ بھی نہیں کیونکہ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرۃ: ۲۸۶) ''اللہ کسی کو بھی اس کی طاقت سے باہر کسی عمل کی تکلیف نہیں دیتا۔''

(د) جو شخص رمضان کی رات کو بیوی سے مباشرت کرتا ہے اسے چاہیئے کہ سحری کھانے سے پہلے غسل کرے۔ اگر غسل کا وقت نہیں تو وضو کر کے سحری کھا لے اور بعد میں غسل کر کے نماز پڑھے جو شخص اس حالت میں سحری کھا کر سوجاتا ہے نہ غسل کرتا ہے نہ نماز پڑھتا ہے اس کا روزہ تو ہو جائے گا لیکن سخت گناہ گار ہوگا اور رمضان المبارک میں ایسے گناہ اور معصیت کے کاموں سے بچنا چاہیئے۔

(ہ) جو آدمی رات کو سوجاتا ہے اور سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لیتا ہے ایسے آدمی نے اگر روزہ کی نیت نہیں کی تو روزہ نہیں ہوگا اور اگر نیت روزے کی ہے تو پھر سحری کھانا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکل السحر۔'' (مسلم مترجم ج ۳ کتاب الصیام فضل السحور ص ۱۰۸)

یعنی ہمارے روزے اور یہود نصاریٰ کے روزے کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے تھے۔ ایک دوسری حدیث ہے: ''تسحروا فان فی السحور برکۃ۔'' (سنن ابن ماجہ ج ۱ کتاب الصیام باب ماجاء فی المسحور ص ۸۳۸ رقم الحدیث ۱۶۹۲)

سحری کھایا کرو اس میں برکت ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص299

محدث فتویٰ